REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ

181

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۳ نبوت ۱۳۳۵ ہش | ۲۳ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جب تک مصر سے غیر ملکی فوجیں چلی نہ جائیں اس وقت تک نہر سویز کو صاف کرنیکا کام شروع نہیں ہوگا

مسٹر ہمرشولڈ کی طرف سے مصری موقف کے ساتھ کامل اتفاق رائے کا اظہار

نیویارک ۲۲ نومبر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کہا ہے تاوقتیکہ تمام بیرونی فوجیں پورٹ سعید اور نہر سویز کے علاقہ سے چلی نہ جائیں اس وقت تک نہر کو صاف کرنے کا کام شروع نہیں ہوگا۔ اس بارے میں انہوں نے مصر کے رویہ سے کامل اتفاق کیا ہے۔ کل انہوں نے جنرل اسمبلی میں صدر ناصر سے اپنی بات چیت کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایک قرارداد بھی پیش کی جس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ ایک دفعہ پھر اپنے اس فیصلہ کو دہراتی ہے۔ کہ وہ مصر میں صرف اس وقت تک ہی عالمی پولیس فورس رکھے گی۔ جب تک کہ مصر کے ساتھ طے شدہ اصولوں اور کام کی تکمیل کے لئے وہاں اس کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ وہاں اب کام شروع کرنے کے لئے اس بات کا انتظار ہے کہ تمام غیر ملکی فوجیں وہاں سے ہٹالی جائیں انہوں نے کہا فوجیں ہٹانے سے متعلق برطانیہ فرانس اور اسرائیل میں سے کسی نے بھی اقوام متحدہ کی قرارداد کی تعمیل نہیں کی ہے۔ انہوں نے اسمبلی سے درخواست کی۔ کہ انہیں مصر کے ساتھ مل کر نہر سویز کو صاف کرنے کے اختیارات دیئے جائیں اور اس امر کی بھی اجازت دی جائے کہ وہ اس بارے میں حسب ضرورت اقوام متحدہ کا فنڈ بھی استعمال کر سکیں۔ انہوں نے اسمبلی کو بتایا کہ عالمی پولیس فورس کے ۷۰۰ سپاہی مصر میں پہنچ گئے ہیں اور مزید ۳۰۰ آدمی وہاں جانے کے لئے نیپلز میں موجود ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ پولیس فورس علامتی فوج ہے تاہم اگر اس کے دوران قیام میں مصر پر حملہ ہوا تو یہ اس کا پورا مقابلہ کرے گی۔

برطانیہ فرانس اور اسرائیل کی فوجیں شام کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں

حکومت شام کی طرف سے اقوام متحدہ سے فوری اقدام کا مطالبہ

نیویارک ۲۲ نومبر۔ شام نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ برطانیہ۔ فرانس اور اسرائیل کی فوجیں شام کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ جن کی طرف سے جارحانہ کارروائی کا خطرہ ہے۔ اقوام متحدہ میں حکومت شام کے نمائندے جناب فرید زین الدین نے کل شکایت پیش کرتے ہوئے زور دیا کہ اقوام متحدہ اس بارے میں فوری قدم اٹھائے تاکہ اس وقت شام کو جو خطرہ لاحق ہے وہ دور ہو سکے۔ انہوں نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ برطانیہ فرانس اور اسرائیل کے ہوائی جہاز بھی شام کی سرحد پر پرواز کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ میں اسرائیل کے اعلیٰ نمائندے نے اس خبر کی تردید کی کہ شام اور اسرائیل کی سرحد پر اسرائیلی فوجیں جمع ہیں۔ اسی طرح برطانیہ اور فرانس نے بھی تردید کی کہ اسرائیل میں ان کی کوئی فوج موجود ہے۔

برطانیہ ابھی مصر سے فوجیں ہٹانے پر آمادہ نہیں ہے

لندن ۲۲ نومبر۔ مصر سے فوجیں نہ ہٹانے کے بارے میں مسٹر ہمرشولڈ نے برطانیہ اور فرانس سے جو جواب طلبی کی ہے۔ اس پر دونوں کی طرف سے کوئی فوری تبصرہ نہیں کیا گیا ہے ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ برطانوی نمائندے مسٹر سلون لائڈ کو جو آج کل نیویارک میں ہیں حکومت کی طرف سے یہ اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کو مطلع کر دیں کہ برطانیہ کی نگاہ میں عالمی پولیس فورس فی الحال اس قابل نہیں کہ امن کی حفاظت کر سکے۔

فضل الٰہی صاحب انوری گولڈ کوسٹ پہنچ گئے

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ فضل الٰہی صاحب انوری ۱۲ نومبر کو بذریعہ ہوائی جہاز گولڈ کوسٹ پہنچ گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مکرم انوری صاحب کو صحیح معنوں میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

مکرم انوری صاحب گولڈ کوسٹ میں عربی سکول کا چارج لیں گے۔ (وکیل التبشیر)

شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ بفضلہ روبصحت ہیں

قبل ازیں شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کی تشویشناک علالت کی خبر شائع ہوئی تھی۔ اب شیخ صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے روبصحت ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرما کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین (وکیل التبشیر)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء سے گیانی عباد اللہ صاحب کی بجائے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ اخبار الفضل کی مینجری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا الفضل سے متعلقہ مالی معاملات اور دیگر خط و کتابت چوہدری محمد شریف صاحب قائمقام مینجر الفضل سے کی جایا کرے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۵۶ء

انوکھے مطالبے

لاہور کے ایک ہفت روزہ اخبار نے "ہمارے دو مطالبے" کے زیرعنوان اپنے دو مطالبے پیش کئے ہیں۔ اور سرعنوان یہ بھی بتایا ہے۔ کہ یہ دو مطالبے دینی سے زیادہ سیاسی ہیں؟ ذیل میں ہم یہ دونوں مطالبے اخبار مذکور سے لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں:۔

(۱) "اگر پاکستان کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اور سب لوگوں کے لئے جغرافی۔ علاقائی۔ معاشی اور سیاسی اعتبار سے ہر دروازہ کھلا ہے۔ تو پھر ربوہ قادیانیوں کی آبادی کے لئے کیوں مخصوص ہے۔؟ ریاست اندر ریاست کے اس نظام کو ختم کرکے ربوہ کو ایک کھلا شہر قرار دیا جائے۔

(۲) مرزا بشیرالدین محمود کی سنگین فسطائیت اور ربوہ کے اسرار سربستہ کی تحقیق کے لئے ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج کی صدارت میں تمام دینی فرقوں کے علماء پر مشتمل ایک انکوائری کمیٹی بٹھائی جائے۔"

ان دونوں مطالبوں کو دیکھنے سے ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ جائے گا۔ کہ یہ دونوں مطالبات آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ جیسا کہ پہلے مطالبہ میں کہا گیا ہے۔ اگر پاکستان کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ایک دینی جماعت کے ساتھ خاص طور سے وہ سلوک کیا جائے۔ جس کا ذکر دوسرے مطالبہ میں کیا گیا ہے۔ اندھی مخالفت کے جوش میں شاید اس ہفت روزہ کے مدیر محترم اپنی اسی ذہنی الجھن کو محسوس نہیں کر سکے۔

مدیر محترم کو شاید یہ بھی خیال نہیں رہا۔ کہ "ربوہ" ایک ایسی بستی ہے۔ جس کی زمین کا چپہ چپہ صدر انجمن احمدیہ نے خریدا ہے۔ اور یہاں مہاجرین کو آباد کیا ہے۔ یہ ایک بے آب و گیاہ بنجر زمین تھی۔ جس کو خود حکومت کے اعلان کے مطابق کوئی آدمی ٹھکے میں بھی خریدنے کو تیار نہیں تھا۔ لیکن جہاں مشرقی پنجاب سے آنے والے دوسرے مہاجرین نے متروکہ جائیدادوں پر قبضہ کیا۔ ان مہاجرین نے اپنی ہمت و کوشش سے اس بے برگ و گیاہ زمین کو ایک بستی میں تبدیل کر دیا۔ اور اس کے لئے حکومت سے کسی قسم کی کوئی امداد تک بھی نہیں لی۔ اور دوسرے مہاجرین کے سامنے خود امدادی کا ایک قابل قدر نمونہ پیش کیا۔ پھر ملک میں دیگر ایسی بستیاں بھی ہیں۔ جہاں مشرقی پنجاب سے آنے والے ایک ہی قوم کے لوگ آباد کئے گئے ہیں، اور شروع شروع میں حکومت کی بھی یہ پالیسی ظاہر کی گئی تھی۔ کہ مشرقی پنجاب کے ایک علاقہ سے آنے والے لوگوں کو پاکستان میں بھی ایک ہی علاقہ میں آباد کیا جائے۔ تاکہ ان کے باہمی پچھلے تعلقات قائم رہیں۔

مدیر محترم نے اپنے پہلے مطالبہ کے آخر میں ایک مضحکہ خیز بات بھی فرمائی ہے۔ یعنی "ربوہ کو ایک کھلا شہر قرار دیا جائے۔" ان ماہر سیاست دان کو یہ بھی علم نہیں۔ کہ "کھلا شہر" کس کو کہتے ہیں۔ "کھلا شہر" ایک فوجی اصطلاح ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ دورانِ جنگ میں ایسے شہر پر بمباری وغیرہ نہ کی جائے۔ اور اسے فوجی کارروائیوں کا ہدف نہ بنایا جائے۔ مگر مدیر محترم اس کے شاید یہ معنی سمجھتے ہیں۔ کہ "صدر انجمن احمدیہ" کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ مخالفین احمدیت کو بھی مکانات بنانے کے لئے زمین فروخت کرے۔ معلوم نہیں یہ کونسا جمہوری اصول ہے۔ کہ باٹا پور کے مالکوں کو مجبور کیا جائے۔ کہ جو لوگ باٹا کمپنی کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتے ہیں۔ انہیں بھی باٹا پور میں لازماً آباد ہونے دیا جائے۔ پھر باٹا پور میں آباد ہونے والوں کو ان شرائط کا پابند ہونا لازمی ہے۔ جو کمپنی نے وہاں کی آبادی کے لئے وضع کی ہیں۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہوں گے کہ کمپنی نے ریاست کے اندر ریاست بنائی ہوئی ہے۔

پھر اگر مدیر محترم کا یہ استبدادی اصول مان لیا جائے۔ تو یقیناً تمام جمہوریت ہی تہ و بالا ہو کر رہ جائے گی۔ حکومت کو امداد باہمی کے تمام بنک وغیرہ توڑنے پڑیں گے۔ جو صرف کاشتکاروں کے لئے مخصوص ہیں۔ تمام ایسی سوسائٹیاں جو اپنے ارکان کے لئے کوآپریٹو سٹور وغیرہ جاری کرتی ہیں۔ اور انہیں خاص قطعات اراضی پر آباد کرتی ہیں۔ اور انہیں امداد باہمی وغیرہ طریقوں سے سہولتیں دیتی ہیں۔ اس اصول کے مطابق سب کی سب ریاست اندر ریاست سمجھی جانی چاہئیں۔

ربوہ کے متعلق مدیر محترم کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہاں روزانہ اردگرد کے رہنے والے سینکڑوں مرد اور عورتیں کاروبار کے لئے آتے ہیں۔ وہ یہاں انڈے۔ دودھ گھی۔ گندم۔ کپاس وغیرہ لائل پور اور دوسری منڈیوں کے بھاؤ سے بھی زیادہ مہنگی بیچتے ہیں۔ اور اپنی ضروریات کی اشیاء خریدتے ہیں۔ سرکاری اداروں کے علاوہ انجمن کے خدمت خلق کے اداروں سے احمدیوں کی طرح مستفید ہوتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال سے سینکڑوں غیر احمدی مریض دوائی اور مشورہ مفت حاصل کرتے ہیں۔

پچھلے سیلابوں میں ربوہ کی جماعت احمدیہ نے اضلاع لاہور۔ شیخوپورہ وغیرہ میں جو خدمات سرانجام دی تھیں۔ ان سے ہفت روزہ کے مدیر بھی واقف ہیں۔ اور خود انہوں نے بھی اپنے اخبار میں اس کا فخریہ ذکر کیا تھا۔

الغرض اگر جماعت احمدیہ کے نظام کو "ریاست اندر ریاست" سمجھا جائے۔ تو دنیا میں کوئی سوسائٹی انجمن یا ایسوسی ایشن اصولاً قائم نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ الگ بستی بسا کر اپنے اغراض و مقاصد کو باحسن طریق سرانجام دے سکتی ہے۔ اور نہ وہ اندرونی اور بیرونی مخالفین سے کبھی نجات حاصل کر سکتی ہے۔

مدیر محترم کو یہ ضرور علم ہے۔ کہ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ اور اس کے دستور میں انجمن سازی کی خاص طور پر اجازت دی گئی ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ حکومت کے قانون کے اندر رہ کر وہ اسی طرح آزاد ہوتی ہے۔ جس طرح ایک فرد یا ایک خاندان آزاد ہوتا ہے۔ کہ جس جگہ چاہے اپنا مرکز بنالے۔ اور اپنے دفتروں میں کام کرنے والوں کے لئے سہولتیں اور شرائط مقرر کرے۔ مخالف اور فاسد مواد کو اپنے اندر پہنچنے نہ دے۔

ربوہ میں سوا اس کے کوئی سربستہ اسرار نہیں ہیں۔ کہ یہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ اور جو اپنے اولوالعزم امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں خدمتِ خلق اور اشاعتِ دین کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ ربوہ میں اس جماعت کے مرکزی دفاتر ہیں۔ جس میں کام کرنے والوں کی ضروریات بہم پہنچانے کے لئے کچھ کاروباری لوگ ہیں۔ ایسے ہی چند پیشہ ور لوگ ہیں۔ جن میں معمار درزی وغیرہ ہیں۔ اردگرد کے ہزاروں غیر احمدی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس بستی کی وجہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کئی ایک معمار ٹھیکیدار غیر احمدی ہیں۔ جو مکان بناتے ہیں۔ ربوہ میں کسی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہاں ملکی قانون کا پورا احترام کیا جاتا ہے۔ تمام امن پسند لوگوں کا بلاتفریق خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ لیکن جو لوگ یہاں آکر شرارتیں کرنا چاہتے ہیں۔ اور بستی کے امن و سکون میں خلل انداز ہونا چاہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ مدیر محترم بھی ایسے لوگوں کا کسی بستی یا شہر میں رہنا پسند نہیں کریں گے۔

ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک سرکاری محکمہ کی طرف سے تمام مدیرانِ اخبارات کو ہدایت آئی تھی۔ کہ اخبارات اپنی تحریروں سے ایسی رائے عامہ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کہ عورتوں کو تنگ کرنے والے افراد کو ایسی جرأت نہ ہو۔ کیا اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ حکومت اخبارات کو تلقین کرتی ہے۔ کہ وہ شریف لوگوں کو ریاست کے اندر ریاست بنانے کے لئے تیار کریں۔ جو ایسے عناصر کو دبائے۔ جو عورتوں کو تنگ کرتے ہیں۔ یہ ایسی سیدھی بات ہے۔ کہ ہر انسان آسانی سے اس کو سمجھ سکتا ہے۔ ہمیں اس بارہ میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

باقی جو دوسرا مطالبہ ہے۔ وہ تو شاید کوئی پانچ سات سال کا بچہ ہی کر سکتا ہے۔ اگر مذہبی فرقوں کو لیا جائے۔ تو پھر ہر مذہبی فرقے پر مخالفین پر مشتمل ایسا کمشن بٹھانا پڑے گا۔ اور یہ ہماری انوکھی باتوں میں جن کی وجہ سے ہم دنیا میں بدنام ہو رہے ہیں۔ سب سے زیادہ انوکھی بات ہوگی۔ اللہ اللہ دنیا کس طرف جا رہی ہے۔ اور ہم کیا سوچ رہے ہیں ؎

ہمیں یہ فکر کہ کوّا حلال ہے کہ حرام

خطبہ جمعہ

قبولیتِ دعا کا ایک الٰہی نسخہ

"ہم قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اسکی رضا کی جستجو کرتے ہیں"

ان فقروں میں قبولیتِ دعا کے اہم گر بتلائے گئے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں

اگر ہماری جماعت کے دوست اپنی دعاؤں میں یہ فقرے پڑھیں گے تو انکی دعائیں زیادہ قبول ہونگی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ نومبر ۱۹۵۶ء - بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے - خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دو اور تین نومبر کی درمیانی رات کو میں نے

رویا میں ایک نظارہ دیکھا

وہ نظارہ تو مجھے بھول گیا۔ لیکن اس سے متاثر ہو کر میں نے کچھ فقرے کہنے شروع کئے۔ جو میری زبان پر بار بار جاری ہوئے آنکھ کھلی تو ساڑھے تین بجے کا وقت تھا جو پہلا فقرہ تھا وہ مجھے یاد رہا۔ میں نے اپنی ایک بیوی کو جگا کر انہیں کہا کہ اسے یاد رکھو۔ کہیں مجھے بھول نہ جائے۔ اور انہوں نے لکھ لیا۔ لیکن دوسرا فقرہ مجھے یاد نہ رہا۔ جب میں صبح کی نماز کے لئے اٹھا۔ تو وہ اس وقت مجھے بھول چکا تھا۔ میں نے اسکو یاد کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ یاد نہ آیا۔ ہفتہ کے روز میں لاہور چلا گیا۔ وہاں

شیخ بشیر احمد صاحب

کی بھتیجیوں کی شادی تھی۔ وہاں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو دعا کرکے سویا تو پھر پہلے فقرہ کے ساتھ ایک اور فقرہ میری زبان پر جاری ہوا۔ اب میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی فقرہ تھا جو اس سے پہلی رات میری زبان پر جاری ہوا تھا اور مجھے بھول گیا تھا یا اسکے ہم معنے یا ہم مضمون کوئی اور فقرہ ہے بہرحال چاہے وہ فقرہ وہی ہے۔ جو پہلی رات میری زبان پر جاری ہوا تھا۔ یا اس کا قائمقام کوئی اور فقرہ ہے۔ جب میں وہ فقرے پڑھتا تھا۔ تو میرے دل میں آیا کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کی

دعاؤں کی قبولیت کے لئے

ایک راستہ کھولا ہے اگر جماعت کے دوست اپنی دعاؤں میں ان دونوں فقروں کا استعمال کریں گے۔ تو ان کی دعائیں پہلے سے زیادہ مقبول ہوں گی۔ یہی سوچتے سوچتے میں وہ فقرے کہتا چلا گیا پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اب پہلے دن کا دوسرا فقرہ تو مجھے یاد نہیں رہا۔ میں نے بتایا ہے کہ وہ مجھے بھول گیا تھا۔ لیکن لاہور میں دوسری دفعہ ایک اور فقرہ پہلے فقرہ کے ساتھ ملا کر

میری زبان پر جاری کیا گیا

میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ بعینہٖ وہی فقرہ ہے جو بھول گیا تھا۔ یا اس کے ہم معنے کوئی اور فقرہ ہے۔ بہرحال وہ فقرہ اگر وہی ہے تو بھی اور اگر اسکے ہم معنے ہے تو بھی میں اسکو اور پہلی رات والے فقرہ کو جو یاد رہا بیان کرتا ہوں۔ جن کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وہ ہماری جماعت کی دعاؤں کو زیادہ سننے کے لئے بیان فرمایا ہے۔ یعنے اگر جماعت اپنی دعاؤں میں ان فقروں کو کہے گی۔ تو اس کی دعائیں زیادہ سنی جائیں گی۔ وہ پہلا فقرہ جو مجھے یاد رہا تھا وہ تو یہ تھا۔

"ہم قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں"

اور دوسرا فقرہ جو مجھے بھول گیا۔ اور پھر لاہور جا کر ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو دوبارہ میری زبان پر جاری ہوا جو یا تو وہی فقرہ تھا جو بھول گیا۔ یا اس کے ہم معنے کوئی اور فقرہ تھا۔ وہ یہ تھا

"اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں"

مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر یہ فقرے ہماری جماعت کے دوست پڑھیں گے۔ تو ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ میں نے بعد میں ان پر غور کیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ اس میں واقعہ میں دعائیں قبول کرنے کا ایک گر بتایا گیا ہے۔

"ہم قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں"۔

کے

معنے یہ ہیں

کہ ہم اپنی زندگی کے ہر فعل کے وقت خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا یہ فعل مبارک ہو جائے۔ اب یہ سیدھی بات ہے کہ جو شخص اپنے ہر فعل کے وقت خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتا چلا جائے گا۔ لازماً اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ کیونکہ قدم قدم سے مراد چلنا تو ہو نہیں سکتا۔ اس سے یہی مراد ہے۔ کہ ہماری زندگی میں جو بھی نیا کام آتا ہے۔ اس میں ہم خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اے خدا تو ہم پر

اپنی رحمت اور فضل

نازل کر اور جو شخص اپنی زندگی کے ہر نئے کام میں خدا تعالےٰ سے دعا کرے گا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کھانا کھاؤ تو بسم اللہ کہو۔ کپڑا پہننے لگو تو بسم اللہ کہو۔ کھانا کھا لو تو الحمد للہ کہو۔ نیا کپڑا پہن لو تو الحمد للہ کہو کہ خدا تعالےٰ نے یہ کپڑا مجھے پہنایا ہے۔ گویا آپ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا تعالےٰ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہے۔ اور ہر نئی نعمت کے ملنے پر الحمد للہ کہنا بھی خدا تعالےٰ کو متوجہ کرنے کے مترادف ہے۔ گویا ہم قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور جب ہم اپنے ہر کام میں خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کریں گے۔ تو

لازمی بات ہے

کہ خدا تعالےٰ کہے گا کہ میرا یہ بندہ تو کوئی کام میری مدد کے بغیر نہیں کرنا چاہتا اور وہ لازماً اس کی مدد کرے گا۔ پھر دوسرا فقرہ ہے۔

"اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں"

اس کو پہلے فقرہ کے ساتھ ملائیں تو اس کے یہ معنے ہو گئے۔ کہ ہم ہر کام میں دیکھ لیتے ہیں کہ اس میں خدا تعالےٰ کی رضا ہے یا نہیں اور اگر ہر کام کے کرتے وقت انسان خدا تعالےٰ سے دعا کرے اور ہر کام کے متعلق یہ سوچے کہ اس میں خدا تعالےٰ کی رضا ہے یا نہیں تو سیدھی بات ہے کہ اس کی کامیابی اور اس کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے کوئی کام کریگا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس کی مدد نہ کرے۔ وہ تو

خدا تعالےٰ کا کام

ہو گیا بندے کا کام ہو تو خدا تعالےٰ کہہ بھی سکتا ہے

کہ یہ تیرا کام ہے۔ تو آپ کر۔ مگر جب وہ کام خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے کرنا چاہتا ہے۔ تو پھر خدا تعالےٰ یہ نہیں کہے گا۔ کہ یہ تیرا کام ہے۔ تو آپ کر۔ بلکہ وہ کہے گا۔ کہ یہ تو میرا کام ہے اسے میں ہی کروں گا۔

باقی رہا یہ کہ یہ تو دو فقرے ہیں۔ ان کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تو

اس کا جواب یہ ہے

کہ ان فقروں سے پہلے دعا کے بعد "کیونکہ" کا لفظ محذوف سمجھا جائیگا اور مطلب یہ ہوگا کہ اے خدا فلاں کام کردے کیونکہ میں تو ہر کام تیری مدد مانگ کر کیا کرتا ہوں۔ اور ہر کام میں تیری رضا کو مدنظر رکھتا ہوں۔ اور پھر جو شخص دعا کے وقت کہے گا کہ "ہم قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں" وہ عملاً بھی یہی کوشش کرے گا کہ اپنے ہر کام میں خدا تعالےٰ سے دعا کرے۔ اور جو شخص دعا کے وقت یہ کہے گا "اور ہم اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں" اور عملاً بھی جب کوئی کام کرے گا تو دیکھے گا۔ کہ اس میں خدا تعالےٰ کی رضا ہے یا نہیں۔ اور جب یہ دو باتیں کوئی انسان کرے گا۔ تو یقینی بات ہے کہ اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ پس یہ صرف دعا نہیں ہے۔ بلکہ اس میں انسان کو ایک رستہ بھی بتایا گیا ہے کہ تم اپنے چال چلن کو اس رنگ میں ڈھالو کہ ایک تو اپنے ہر کام میں خدا تعالےٰ سے دعا کیا کرو۔ دوسرے ہر کام کے کرنے سے پہلے سوچا کرو کہ خدا تعالےٰ اس سے راضی ہوگا یا نہیں۔ اگر تم ہر کام میں خدا تعالےٰ سے دعا کروگے اور اگر تم ہر کام کے وقت یہ سوچو گے کہ اس میں خدا تعالےٰ کی رضا ہے یا نہیں تو لازماً جو کچھ خدا تعالےٰ سے مانگو گے وہ تم کو مل جائے گا۔ پس یہ صرف دعا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں

دعا کی قبولیت کا گر

بھی بتایا گیا ہے۔ اور مجھے خدا تعالےٰ نے یہ فقرے اسلئے بتائے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگ اگر اپنی دعاؤں میں یہ فقرے کہیں گے تو ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوا کریں گی۔ گویا یہ دعا کی قبولیت کا ایک الہامی نسخہ ہے۔ یعنی ایسا نسخہ ہے۔ جو بندہ نے ایجاد نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اسے ظاہر کیا ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ جو نسخہ خدا تعالےٰ خود بتائے۔ وہ بندہ کے ایجاد کردہ نسخہ سے بہت زیادہ قیمتی ہوتا ہے

پس میں نے سمجھا کہ میں جماعت کو بتا دوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے کہ عملاً بھی اور دعاً بھی ان دونوں فقروں کو یاد رکھا جائے کہ

"ہم قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں"۔

یعنی ایک تو یہ کہ ہر قدم جو ہم دنیا میں اٹھائیں یعنی کوئی کام بھی کریں۔ اس میں خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرلیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم خدا تعالےٰ سے دعا کرلیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دعائے استخارہ بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے دعائے استخارہ کرلیا کرو۔ دوسرا فقرہ ہے۔

"اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں"

یعنی جب کوئی کام کرتے ہیں تو دیکھ لیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اس سے راضی ہوتا ہے یا نہیں اس کی طرف بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو اب اگر کوئی شخص کہے کہ میں خدا تعالےٰ کا نام لے کر اس کام کو شروع کرتا ہوں۔ تو یہ بات ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ اس پر راضی ہوگا تبھی وہ ایسا کہے گا۔ ورنہ دنیا میں کیا کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنے فلاں دشمن کے نام سے یہ کام شروع کرتا ہوں۔ وہ دشمن تو اس کو ناکام کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسکو کامیاب کیوں کرے گا۔ پس اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کا نام لے کر کوئی کام شروع کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ کام خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق ہے ورنہ وہ کبھی خدا تعالےٰ کا نام لے کر وہ کام شروع نہ کرتا۔ گویا یہ فقرے بسم اللہ اور الحمد للہ کی اردو میں تفسیر ہیں۔ جس بات کو عربی میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا گیا ہے وہ گویا "ہم قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں" کا قائم مقام ہے۔ اس کے بعد یہ فقرہ کہ "ہم اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں" یہ الحمد للہ رب العالمین کا قائم مقام ہے۔ اور جب کسی کو اللہ تعالےٰ کی رضا نصیب ہوگی۔ تو اسے جنت بھی نصیب ہوگی۔ اور جنت کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین گویا الحمد للہ رب العالمین جنت میں داخل ہونے والا کہتا ہے۔ اور

جنتیوں کے متعلق

خدا تعالےٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یعنی وہ خدا تعالےٰ سے راضی ہوگئے اور خدا تعالےٰ ان سے راضی ہوگیا۔ اسی طرح فرماتا ہے یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ یعنی جنت کی طرف آ جو خدا کا گھر ہے اس حالت میں کہ تو اس سے راضی ہے اور خدا تجھ سے راضی ہے اور جن سے خدا تعالےٰ راضی ہوگیا وہ وہی ہیں جو قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں۔ پس یہ کوئی نیا مضمون نہیں بلکہ درحقیقت قرآن کریم کی بعض اہم آیات کی اردو میں تفسیر ہے۔ ایک حصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر ہے۔ اور ایک حصہ الحمد للہ اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور راضیۃ مرضیۃ کی تفسیر ہے۔ اس بات کی تفسیر ہے۔ کہ آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ پس

ہماری جماعت کو چاہیئے

کہ وہ قدم قدم پر دعائیں کیا کرے۔ ہم تھوڑے ہیں اور ہماری مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک چڑیا باز کے سامنے ہوتی ہے باز جب چاہے حملہ کرکے اس چڑیا کو مار ڈالے۔ ہمارے بچاؤ کا اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف ہماری توجہ ہو جائے جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔ اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ یعنی تم خدا تعالےٰ کو متوجہ کرتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے جس طرف بھی جاؤ گے۔ ادھر ہی خدا تعالےٰ جائے گا۔ اور وہ تمہاری مدد کے لئے آیا ہوا ہوگا۔

پس دعائیں کریں اور کرتے رہیں۔ اور ہر کام میں خدا تعالےٰ کی رضا کی تلاش کریں۔ دوست لفظاً بھی یہ دعائیہ الفاظ کہا کریں کیونکہ اس طرح انسان کو یہ تحریک ہوتی ہے کہ جب میں خدا تعالےٰ سے کہہ رہا ہوں کہ میں

تیری رضا کی جستجو کرتا ہوں

تو عملاً بھی مجھے اس کی رضا کی جستجو کرنی چاہیئے اور جب وہ عملاً خدا تعالےٰ کی رضا کی جستجو کرے گا۔ تو لازماً اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ غرض یہ ایک رؤیا ہے۔ جو غیر معمولی طور پر دو دن اور پھر متفرق دنوں میں ہوئی ہے۔ ایک حصہ اس کا ربوہ میں آیا اور ایک حصہ میں بھول گیا۔ دوبارہ وہ لاہور میں آیا اور اس میں دوسرا حصہ یاد کرایا گیا۔ ورنہ پہلے دن وہ بھول نے کی وجہ سے غیر مکمل رہ گئی تھی۔ بہرحال دونوں جگہوں پر خدا تعالےٰ نے اس کے مضمون کو یاد کرادیا۔ تاکہ میں بھی اس سے فائدہ اٹھا سکوں۔ اور

جماعت کے دوست بھی اس سے فائدہ اٹھائیں

سو میں دوستوں کو توجہ دلاتے ہوئے یہ فقرے بتاتا ہوں۔ وہ دعاؤں میں یہ فقرے پڑھا کریں۔ یہ کہتے ہوئے کہ اے اللہ فلاں فلاں کام پورا کردے کیونکہ ہم قدم قدم پر تیری طرف توجہ کرتے ہیں اور تیری رضا کی جستجو کرتے ہیں۔

بہرحال یہ

دعاؤں کی قبولیت کا ایک نسخہ

ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ جن دوستوں کو توفیق ملے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی اپنی دعاؤں کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کریں

خطبہ ثانیہ

کے بعد فرمایا:۔ نماز کے بعد میں بعض جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو

دوست محمد خانصاحب حجانہ

کا ہے جو ۲۰ نومبر کو فوت ہوگئے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۰۹ء میں یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں احمدیت قبول کی تھی۔ نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے انہیں تبلیغ کا جنون کی حد تک جوش تھا۔ ان کے بیٹے نے مجھے لکھا ہے کہ والد صاحب کی خواہش تھی کہ حضور ان کا جنازہ پڑھائیں اور اپنی زندگی میں بھی جب وہ مجھے ملتے تھے اس خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں۔ جیسے وہ احمدیت کے سلسلہ میں جوشیلے واقع ہوئے تھے ویسے ہی طبیعت کے لحاظ سے بھی بڑے جوشیلے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ شوریٰ ہورہی تھی۔ ایجنڈا میں یہ تجویز تھی کہ سب احمدی داڑھی رکھا کریں۔ اور جو داڑھی نہ رکھیں ان کی وصیت منسوخ کردی جائے۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ تجویز پاس ہوئی تھی یا نہیں بہرحال جب یہ تجویز پیش ہوئی۔ تو دوست محمد خان صاحب حجانہ بڑے جوش سے کھڑے ہوگئے۔ اور کہنے لگے میں اپنی داڑھی منڈوا دوں گا۔ کیونکہ میں اس بارہ میں جبر برداشت نہیں کرسکتا۔ میں نے تو صرف اسلئے داڑھی رکھی تھی کہ خدا اور اس کا رسول اس کی ہدایت دیتا ہے۔ کسی کے جبر کی وجہ سے نہیں رکھی تھی۔ اب اگر کوئی شخص مجھے اس بات پر مجبور کرنا چاہتا ہے تو میں اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا آپ داڑھی چھوڑ سر بھی منڈوا دیں

ہمیں اس کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ رو پڑے اور کہنے لگے۔ مجھے معاف کر دیا جائے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اسی طرح ان کی طبیعت اتنی جوشیلی تھی۔ کہ اپنے بیٹے کی ذرا سی بھی غلطی پر کہہ دیتے کہ میں اسے عاق کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ احمدیت کے کاموں میں پورے جوش سے حصہ نہیں لیتا۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے

اور انہیں اگلے جہان میں بھی بڑی عزت بخشے وہ خود ایک معمولی زمیندار تھے۔ لیکن بڑے بڑے نوابوں اور رؤساء سے ان کے تعلقات تھے جب میں پچھلے سال یورپ کے سفر پر گیا۔ تو ان کے علاقہ کا ایک رئیس جو گورنمنٹ کا سیکرٹری تھا۔ اس نے مجھے نوٹس دیا۔ کہ آپ کی جماعت تبلیغ کر رہی ہے۔ جس سے فساد کا ڈر ہے۔ انہی دنوں اس سیکرٹری سے کوئی غلطی ہوئی تھی۔ جس پر وزیر اعظم نے اسے معطل کر دیا تھا۔ چونکہ اس افسر کا میرے ساتھ اور میرے بچوں کے ساتھ پرانا تعلق تھا۔ دوست محمدؐ صاحب لاہور آئے ہوئے تھے۔ مجھے ملے تو میں نے ان سے کہا۔ کہ اپنے دوست کے بیٹے کو کہہ دیں۔ کہ اس نے اس نوٹس کے دینے میں غلطی کی ہے۔ شاید یہ ٹھوکر جو اس کو لگی ہے۔ اسی وجہ سے لگی ہے۔ اب وہ توبہ کرے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے قصور کو معاف کرے۔ مجھے علم نہیں کہ انہوں نے میرا یہ پیغام اسے پہنچایا یا نہیں۔ کیونکہ بعد میں وہ خود مجھے نہیں ملے۔ لیکن وہ سکرٹری خود مجھے یہاں ملنے کے لئے آئے۔ پہلے لاہور میں وہ ہمارے خاندان کے ایک فرد کے پاس گئے۔ اور کہنے لگے میں ربوہ جانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اپنا کوئی آدمی میرے ساتھ بھیج دیں۔ تو اچھا ہے۔ چنانچہ وہ داؤد احمدؐ کے ساتھ یہاں آئے۔ ملاقات کے دوران میں جس خلوص کا انہوں نے اظہار کیا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ

ان کے دل کی صفائی ہو گئی

ہے۔ ممکن ہے وہ خود ہی نادم ہوئے ہوں اور ندامت کی وجہ سے یہاں آ گئے ہوں۔ لیکن دوست محمدؐ خاں صاحب حجانہ نے اپنی زندگی میں مجھے کہا تھا۔ کہ میں اس کے پاس جاؤں گا۔ اور کہوں گا۔ کہ تم پر جو یہ عتاب ہوا ہے۔ وہ اس نوٹس کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو تم نے بلاوجہ امام جماعت احمدیہ کو دیا تھا۔ اس لئے اس پر خدا تعالیٰ کے سامنے ندامت کا اظہار کرو۔ ممکن ہے۔ انہوں نے اسے کہا ہو۔ اور اس وجہ سے وہ یہاں ملاقات کے لئے آیا ہو۔ بہرحال وہ ملاقات کے لئے آیا۔ اور اپنے نائب کو بھی ساتھ لایا۔ ملاقات کے وقت میں دوسری باتیں ہوتی رہیں۔ اس بات کے متعلق اس نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن ممکن ہے۔ شرمندگی کی وجہ سے اس نے ذکر نہ کیا ہو۔

بہرحال دوست محمدؐ خاں صاحب حجانہ باوجود اس کے کہ ایک معمولی زمیندار تھے۔ ان کے تعلقات نوابوں اور رئیسوں سے تھے۔ اور وہ انہیں

بڑے دھڑلے سے تبلیغ

کیا کرتے تھے۔ الیکشن کے موقع پر بڑے بڑے رؤسا انہیں بلاتے۔ اور کہتے۔ ہماری مدد کریں۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ علاقہ میں ان کا اثر ہے۔ اور ان کے ادنیٰ سے اشارہ پر لوگ ان کی امداد کرنے کے لئے آ جائیں گے۔ ایک دفعہ ان کے ضلع میں ایک ای اے سی نے تنظیم اہل سنت والجماعت شروع کی اور اس کا ایک اخبار جاری کیا۔ وہ میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے حضور ان کا مقابلہ کیجئے۔ میں نے کہا خانصاحب گھبرایئے نہیں۔ یہ تنظیم خود بخود ٹوٹ جائیگی آپ کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ لوگ احرار کی طرح اٹھے تھے۔ اور ۱۹۵۳ء کے قریب انہوں نے شرارتیں کیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں جلد ہی ختم کر دیا۔

دوسرا جنازہ میں

مہر غلام حسین صاحب سیالکوٹی

کا پڑھاؤں گا۔ مہر صاحب مولوی نذیر احمدؐ صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کے والد تھے۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ میں نے ان کا جنازہ پڑھا دیا تھا۔ لیکن دفتر والے کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ بہرحال میں نماز کے بعد ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کی علالت

(از مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ربوہ)

بورنیو سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بعارضہ بواسیر بیحد بیمار ہیں۔ اور ہسپتال داخل ہو رہے ہیں۔ انہیں بعض دیگر پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے اور پریشانی دور فرمائے۔

میری عام صحت تو بفضلہ اچھی ہے۔ مگر فالج کے اثرات بدستور ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ احباب میری صحت کاملہ اور خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ فرزند علی

شکریۂ احباب

(از محترم نواب محمدؐ عبد اللہ خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ حال ماڈل ٹاؤن لاہور)۔

میرے پیارے بھائی نواب عبد الرحمٰن خاں صاحب کی وفات حسرت آیات پر بہت سے اعزاء اور احباب کی تاریں اور خط موصول ہوئے ہیں۔ میں سب کا مغموم دل کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بھائی صاحب کی وفات ایسے حالات میں ہوئی۔ کہ میں سندھ میں تھا۔ اور مجھے ان کی علالت کی خبر بھی پوری طرح نہیں مل سکی۔ جب افسوس کی تاریں آئیں۔ تو ان میں کسی عزیز کا نام نہ تھا۔ میرا بھی اور میری بیوی کا بھی خیال اپنے بچوں کی طرف گیا۔ اس لئے ایک دن تو از حد تذبذب اور پریشانی میں گزرا دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ پیارے بھائی عبد الرحمٰن کی وفات کی خبر تھی۔ ہم سب کو زیادہ صدمہ اس امر کا ہے۔ کہ ان کی بیماری کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لئے دعا تک بھی نہیں ہو سکی۔ بیماری کے دوران میں سنا ہے۔ کہ علاج بھی تسلی بخش نہیں ہوا۔ ان کی وفات قلبی مرض کی وجہ سے ہوئی۔ لیکن سمجھا جاتا رہا۔ کہ ان کے امعاء میں کوئی خلل ہے

بھائی صاحب مرحوم نہایت نیک سیرت الشان تھے۔ خلوت پسند تھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق رکھتے تھے۔ جب صاحبزادگان کی آمین ہوئی۔ تو اس تقریب پر بھی حضرت والد صاحبؓ کے ساتھ قادیان میں تھے۔ اکثر اس واقعہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے بہت سے واقعات ان کو یاد تھے۔ رات کو عام طور پر نماز عشاء دیر سے ادا کرتے۔ اکثر گیارہ ساڑھے گیارہ بج جاتے۔ لیکن کبھی یہ نہیں ہوا۔ کہ تلاوت قرآن شریف کئے بغیر سوئے ہوں۔ نمازیں بہت لمبی اور خشوع خضوع سے ادا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فیض صحبت کا اثر تھا۔ افسوس ہے۔ کہ ایسے ماحول میں جکڑ کر رہ گئے۔ کہ عملی خدمتِ دین نہیں کر سکے۔ سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے۔ کہ ان کی میت کو تابوت میں دفن نہیں کیا گیا۔ اور جنازہ بھی احمدی نہ پڑھ سکے۔ وفات کے وقت صرف ایک احمدی پرانا ملازم تھا۔ وہ بھی پاکستان سے مالیر کوٹلہ گیا ہوا تھا۔ دریں حالات وہ احباب کی دعاؤں کے بہت زیادہ محتاج ہیں۔ تا کہ جو کمی جنازہ نہ ادا ہونے کی رہ گئی ہے۔ آپ کی پُر خلوص دعاؤں سے پوری ہو جائے۔ ان کا جسم ایک کور بستی میں مدفون ہے۔ شاید ہی کسی احمدی کو وہاں جا کر دعا کا موقع ملے۔ غیر احمدیوں کو قبور پر جا کر دعا کرنے کی عادت نہیں۔ اس لئے جو احباب ان سے محبت رکھتے ہیں۔ وہ اس قدر دعا کریں۔ کہ یہ کسر پوری ہو جائے۔

بعض احباب نے اپنے خطوط میں ان کے لئے شاندار الفاظ میں اخلاص محبت کا اظہار کیا ہے۔ ایسے خطوط ہمارے دکھے دلوں کے لئے مرہم کا کام دینے والے تھے۔ انہوں نے ہمارے غم کو اپنا غم خیال کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے۔

آخر میں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا عزیز احمدؐ صاحب بیگمات خاندان اور دیگر اعزہ اقارب اور احباب کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں میں خود ابھی تک کمزور اور بیمار چلا جاتا ہوں۔ اس لئے انفرادی طور پر سب کو ان کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ امید ہے۔ کہ آپ معاف فرمائیں گے۔ اور اسی اعلان کو کافی سمجھیں گے۔ خاکسار محمدؐ عبد اللہ خاں۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرا بھانجا عزیز نعیم اختر بیس بائیس روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ظہور احمدؐ باجوہ۔

(۲) خاکسار کی والدہ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے عموماً اور درویشانِ قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے

خاکسار محمدؐ رمضان چغتائی کارکن تبشیر

ضروری تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۱۸/۱۱/۵۶ میں چودھری عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ و امین اور ڈاکٹر محمدؐ اسلم صاحب سیکرٹری مال کے ناموں کے سامنے چک ۱۵۱ ضلع سرگودھا لکھا گیا ہے۔ اصل میں یہ چک ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ)

ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل تفسیر کا کام کر رہے ہیں اور ملاقات کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔ لہٰذا دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ماسوائے کسی نہایت اہم کام کے ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

عہدیداران مرکزیہ برائے سال ۵۷-۱۹۵۶ء

خدام الاحمدیہ کے بیسویں سال کے لئے جو یکم نومبر ۱۹۵۶ء سے شروع ہو چکا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نائب صدر صاحب کا انتخاب سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوا تھا۔ چنانچہ موجودہ وقت میں عہدیداران مرکزیہ کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) نائب صدر اوّل ۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ۔
(۲) نائب صدر دوم و مہتمم تعلیم ۔ مولوی غلام باری صاحب سیف ۔
(۳) معتمد ۔ مولوی نور الحق صاحب ۔
(۴) مہتمم خدمت خلق ۔ میر داؤد احمد صاحب ۔
(۵) مہتمم مال ۔ ملک محمد رفیق صاحب ۔
(۶) مہتمم ذہانت و صحت جسمانی ۔ چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب ۔
(۷) مہتمم تربیت و اصلاح ۔ محمد شفیع صاحب اشرف
(۸) مہتمم عمومی و اشاعت ۔ بشارت احمد صاحب بشیر ۔
(۹) مہتمم وقار عمل ۔ مرزا خورشید احمد صاحب ۔
(۱۰) مہتمم صنعت و حرفت و تجارت ۔ سمیع اللہ صاحب سیال ۔
(۱۱) مہتمم تحریک جدید ۔ قریشی فیروز محی الدین صاحب ۔
(۱۲) مہتمم اطفال ۔ مولوی خورشید احمد صاحب شاد ۔
(۱۳) مہتمم مجالس بیرون ۔ شیخ مبارک احمد صاحب ۔
(۱۴) مہتمم اصلاح و ارشاد ۔ چوہدری شبیر احمد صاحب ۔
(۱۵) مہتمم تجنید ۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ۔
(۱۶) محاسب ۔ چوہدری شبیر احمد صاحب رائے ونڈ ی ۔

محاسب صاحب کے علاوہ باقی تمام مجلس عاملہ مرکزیہ کے رکن ہیں۔ اور انہوں نے نئے سال کا چارج لے کر کام شروع کر دیا ہے۔ سال رواں کا پروگرام انشاء اللہ بہت جلد مرتب کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

نیوی میں کمشن

کیڈٹ کا امتحان داخلہ لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ ڈھاکہ۔ سلہٹ۔ چٹاگانگ میں ۲ تا ۷ جنوری ۱۹۵۷ء ہوگا۔ شرائط:۔ غیر شادی شدہ عمر ۱/۱۶ ۲ تا ۱/۱۸ ۲ ۔ فارم درخواست و تفصیلات نیول ریکروٹنگ آفس لاہور۔ پشاور یا کیپٹن پی۔ این برکس کراچی سے طلب کریں۔ درخواست کی آخری تاریخ ۱۵/۱۲/۵۶ (پاکستان ٹائمز ۱۱/۱۱/۵۶) ناظر تعلیم ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری کرم الدین صاحب اکرم گذشتہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمود احمد مرزا نیلا گنبد لاہور

(۲) خاکسار کو دو ماہ ہوئے بخار ہوا تھا۔ بخار کے اترنے کے بعد خاکسار کی نظر کچھ کم ہوگئی ہے۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سرور حسین کارکن لنگر خانہ

فہرست چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان

(از مورخہ ۲۳/۱۰/۵۶ تا مورخہ ۱۱/۱۱/۵۶)

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست دی جاتی ہے جنہوں نے قادیان کے مقدس مقامات کی مرمت کے لئے از تاریخ ۲۳/۱۰/۵۶ تا تاریخ ۱۱/۱۱/۵۶ چندہ دیا ہے۔ یہ ایک خاص تحریک ہے جو مقامات مقدسہ کی ضروری اور فوری مرمت کے لئے جاری کی گئی ہے اور یہ شکر کا مقام ہے کہ جماعت کے ایک حصہ میں اس کے متعلق کافی احساس پیدا ہوا ہے گو اس کے ساتھ افسوس بھی ہے کہ ابھی تک جماعت کا باقی ماندہ حصہ اس معاملہ میں خاموش ہے۔ شاید وہ باہم مشورہ کر کے اپنی فہرست یا اپنی رقوم بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن بہر حال یہ ایک نہایت درجہ ضروری کام ہے جس کی طرف دوستوں کو فوری توجہ دینی چاہئے۔ قومیں اپنی روایتوں سے ہی زندہ رہتی ہیں۔ اور مقدس مقامات کو اچھی حالت میں رکھنا تو ایک ایسی روایت ہے جس کے لئے ہر زندہ قوم کے دل میں خاص جذبہ اور خاص ولولہ پیدا ہونا چاہئے۔ میں نے اس کام کے لئے پچیس ہزار روپے کا اندازہ پیش کیا تھا۔ لیکن قادیان کی تازہ رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے کہ چونکہ شکست و ریخت زیادہ ہے اس لئے غالباً تیس چالیس ہزار روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ خرچ ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس کام کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اس کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے اور امراء صاحبان بھی اپنے اپنے حلقہ میں اس کے لئے خاص تحریک کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

نوٹ: ذیل کی فہرست میں صرف وہ رقمیں شامل ہیں جو ربوہ میں موصول ہوئی ہیں۔ قادیان میں موصول ہونے والی رقوم اس میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن بہرحال وہ پاکستان کی رقوم سے بہت کم ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ ۱۹/۱۱/۵۶

(۱) مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبدالعزیز صاحب ربوہ ۔ ۱۰-۰-۰
(۲) مخدوم الطاف احمد صاحب میانی ضلع سرگودھا ۔ ۱۰۰-۰-۰
(۳) قمر احمد صاحب نو مسلم ۔ ڈھولن آباد ۔ میرپور خاص ۔ ۲-۰-۰
(۴) مولوی عبدالمنان صاحب پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم چیمہ ۱۰-۰-۰
(۵) ڈاکٹر عبدالغنی خانصاحب کڑک گوجرانوالہ ۔ ۱۰-۰-۰
(۶) اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ ۵-۰-۰
(۷) صوفی عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی وکالت مال ربوہ ۵-۰-۰
(۸) ڈاکٹر صفائی محمود احمد صاحب سرگودھا ۔ ۵۰-۰-۰
(۹) شیخ محمد شریف صاحب معرفت شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز انارکلی لاہور ۱۰۰-۰-۰
(۱۰) ملک بشیر احمد صاحب نیو وے ڈرائی کلیننگ فیکٹری کراچی ۔ ۱۰۰۰-۰-۰
(۱۱) رحیم بخش صاحب احمد نگر نزد ربوہ ۵-۰-۰
(۱۲) میجر سید ممتاز احمد صاحب پشاور کینٹ ۵۰-۰-۰
(۱۳) چوہدری فتح محمد صاحب سیال ربوہ ۵-۰-۰
(۱۴) مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ ۵-۰-۰
(۱۵) شیخ فضل حسین و فضل احمد صاحبان کارخانہ بازار لائلپور ۳-۰-۰
(۱۶) میاں عبادالرحمٰن صاحب عابد بیڈن روڈ لاہور ۲-۸-۰
(۱۷) حمیدہ بیگم عباس صاحبہ بنت محمد ابراہیم صاحب ایس ڈی۔ او کراچی ۱۵-۰-۰
(۱۸) خاکسار مرزا بشیر احمد معہ ام مظفر احمد صاحبہ ربوہ ۔ ۱۰۰-۰-۰
(۱۹) مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ناظر تعلیم ربوہ ۱۰۰-۰-۰
(۲۰) محمد اکرم غوری صاحب کسموں مشرقی افریقہ بذریعہ وکالت مال ربوہ ۱۱۴-۵-۰
(۲۱) صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال ربوہ ۵-۰-۰
(۲۲) سید لال شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ ۲-۰-۰
(۲۳) مخدوم محمد ایوب صاحب معرفت سیکرٹری مال میانی ضلع سرگودھا ۔ ۴-۰-۰
(۲۴) محمد عمر صاحب سندھی بی۔ اے (آنرز) جامعۃ المبشرین ربوہ ۵-۰-۰
(۲۵) ملک نصیر الدین صاحب میونسپل کمیٹی ربوہ ۲-۰-۰
(۲۶) ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا بواسطہ غلام رسول صاحب سیکرٹری مال سرگودھا ۱۰۰-۰-۰
(۲۷) شیخ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال دہلی دروازہ لاہور ۱۳-۰-۰
(۲۸) شیخ محمد الیاس صاحب میونسپل کمیٹی ربوہ ۲-۰-۰
(۲۹) چوہدری رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور ۳۰-۰-۰
(۳۰) شیخ محمد الیاس صاحب بذریعہ عبدالقادر صاحب سیکرٹری مال کراچی ۷۱-۰-۰

(۳۱)	بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۵-۰-۰
(۳۲)	چوہدری عبدالعزیز صاحب دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔	۸-۰-۰
(۳۳)	ملک نیاز محمد صاحب چک ۱۱۹ ر کسووال ضلع منٹگمری۔	۴-۰-۰
(۳۴)	شیخ احمد علی صاحب اسٹیشن ماسٹر سکالا ضلع جہلم	۱۰-۰-۰
(۳۵)	اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ۔	۵-۰-۰
(۳۶)	خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی ربوہ	۲-۰-۰
(۳۷)	محمد عطاء ربی صاحب ڈھاکے ضلع شیخوپورہ	۲-۰-۰
(۳۸)	سعید احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی	۱۰-۰-۰
(۳۹)	اقبال احمد صاحب ایاز بنگلہ گوجھڑ والہ ضلع ملتان	۱-۰-۰
(۴۰)	نواب زادہ محمد دین صاحب ہوتی ضلع مردان	۲۵-۰-۰
(۴۱)	عزیز احمد صاحب فیض روڈ لاہور	۲۵-۰-۰
(۴۲)	قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کراچی۔	۳۰-۰-۰
(۴۳)	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ جھول	۳۴-۱۱-۰
(۴۴)	چوہدری بشیر احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر عباس پورہ	۲-۰-۰
(۴۵)	مرزا برکت علی صاحب پشاور	۱۳-۰-۰

عہدہ داران مجالس انصاراللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء (جو ۶ نومبر ۱۹۵۶ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے) میں تحریک جدید کے چندوں کے وعدہ جات کے لئے انصاراللہ کو بھی ذمہ وار قرار دیا ہے۔ اس لئے تمام انصاراللہ اپنا فرض سمجھیں اور وہ حضور کی اس تحریک کی تعمیل میں پوری کوشش کریں حتیٰ کہ کوئی احمدی تحریک جدید کی شمولیت سے باہر نہ رہے چاہیئے کہ ہر مجلس انصاراللہ اپنی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ میں یہ بھی ذکر کریں کہ انہوں نے وعدہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں کیا کارروائی کی ہے؟ قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

مطلوبہ تعداد سے جلد اطلاع دیں

انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے جو نہایت قیمتی اور مفید مقالہ تربیت کے متعلق پڑھا تھا اس کی طباعت کا انتظام ہو رہا ہے کتابت شروع ہے۔ احباب اپنے اپنے مطلوبہ نسخہ جات کی تعداد سے فوراً مطلع فرمائیں۔ تا ان کو دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ابن چوہدری احمد الدین صاحب ساکن ٹھیالہ دوست محمد صاحب تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب کا ۱۴ جون ۱۹۵۶ء کو انتقال ہو گیا تھا۔ مرحوم کے ورثاء ہم دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ مرحوم کا امانتی روپیہ مبلغ دو ہزار اور اراضی ایک کنال ۱۴ ۲ مرلے قطعہ ۱ واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ میرے نام منتقل کی جائیں کیونکہ سب وارث اس پر رضامند ہیں۔ پس اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ ناظم دارالقضاء ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۷۴۳ محمد انور ولد مولوی عبدالرؤف صاحب قوم ابڑہ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن حال نوابشاہ ڈاکخانہ نوابشاہ ضلع نوابشاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ساڑھے پانچ ایکڑ زمین نہری اراضی واقع کھنڈو تحصیل دادو ضلع لاڑکانہ سندھ میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت مبلغ ۲۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر مذکورہ جائداد کے علاوہ جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میری جو بھی آمد بذریعہ دیگر کاروبار ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر تاذیست عمل کرتا رہوں گا۔

العبد: محمد انور ابڑہ
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد: محمد عبداللہ عفی عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوابشاہ

نمبر ۱۴۶۷۲ میں صغراں بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن باندھی ڈاکخانہ خاص ضلع نوابشاہ سندھ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حق مہر ایک ہزار روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور دس تولہ جس کی قیمت ۱۰۵/- روپیہ فی تولہ کے حساب سے ۱۰۵۰/- روپیہ ہیں مذکورہ رقم دو ہزار پچاس روپیہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت مذکورہ جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: صغراں بیگم
گواہ شد: ناصر احمد خاوند موصیہ
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۴۷۶۱ میں مراد علی ولد میاں رحمت علی صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن حال محلہ دارالرحمت ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد مسکنہ رقبہ ۱۰ مرلہ ۲۸۲/- روپے میں محلہ الف ربوہ میں برائے تعمیر مکان خریدا ہوا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار آمد ۵۰/- روپے صیغہ حفاظت مرکز ربوہ سے ہوتا ہے میں تازیست اپنی مذکورہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد بھی ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: مراد علی بقلم خود
گواہ شد: منشی محمد ابراہیم ٹال والا محلہ دارالرحمت ربوہ۔
گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۴۶۷۰ میں روشن بی بی زوجہ چوہدری نور احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۳ ڈاکخانہ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۴۲/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے نیز

(۳) طلائی وزنی ۲½ تولہ قیمت ۲۵۰/- روپے کل میزان ۳۰۲/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ روشن بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد: عبدالستار بقلم خود چک ۱۲۳ رحیم یار خان
گواہ شد: نور احمد بقلم خود چک ۱۲۳ ضلع رحیم یار خان خاوند موصیہ

مسجد مبارک ربوہ کے لئے سائبانوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے موجودہ سائبان بالکل بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ آٹھ عدد نئے سائبانوں کی فوری ضرورت ہے جس کے لئے ۶۴۰۰/- روپیہ کی رقم درکار ہوگی۔ ایک سائبان پر ۸۰۰/- روپیہ کا خرچ ہے مخلصین احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ثواب دارین حاصل فرمائیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

پہلا دن ـــ ۲۶ دسمبر ـــ بروز بدھ

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ " ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر	سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۱۵ " ۱۱-۰۰	ذکر حبیبؑ	نام کا اعلان بعد میں ہوگا۔
۱۱-۰۰ " ۱۱-۴۵	ہستی باریتعالےٰ	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۱-۴۵ " ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ " ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ " ۲-۴۵	مقام حدیث	مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
۲-۴۵ " ۳-۳۰	فیضان نبوت محمدیہ	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

پروگرام شب

وقت	پروگرام	مقرر
۷-۰۰ تا ۷-۱۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۷-۱۰ " ۷-۵۵	حیات بعد الممات	ڈاکٹر میجر شاہ نواز خانصاحب ایم۔بی۔بی۔ایس لائلپور
۷-۵۵ "	تعلق باللہ	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ

دوسرا دن ـــ ۲۷ دسمبر ـــ بروز جمعرات

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	وفات مسیح (زندگی بعد از واقعہ صلیب)	مکرم مرزا عبدالحق صاحب پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ۔ سرگودھا
۱۰-۱۵ " ۱۱-۰۰	خاتم الانبیاء کا مقام حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں	مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن
۱۱-۰۰ " ۱۱-۰۵	وقفہ برائے اعلانات	
۱۱-۰۵ " ۱۱-۵۰	مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کا ظہور (حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا زندہ نشان)	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات
۱۱-۵۰ " ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ " ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ "	تقریر	سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن ـــ ۲۸ دسمبر ـــ بروز جمعہ

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ " ۱۰-۱۵	اہلی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کراچی یونیورسٹی۔ کراچی
۱۰-۱۵ " ۱۱-۱۵	مغرب کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ۔
۱۱-۱۵ " ۱۱-۲۰	وقفہ برائے اعلانات	
۱۱-۲۰ " ۱۲-۰۵	ضرورت خلافت	مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین۔ ربوہ
۱۲-۰۵ " ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ " ۱-۴۵	نماز جمعہ و عصر	

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ "	تقریر	سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

نوٹ:۔ جلسہ کے انتظام کا ہر طرح ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کو اختیار ہوگا۔ کسی شخص کو دخل اندازی کا حق یا جلسہ میں سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ایسا کرنے والے کو باہر نکال دیا جائے گا ـــ تقاریر پر اگر کسی کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو ان کے جواب کے لئے جلسہ کے اوقات کے بعد نظارت اصلاح و ارشاد میں انتظام ہوگا۔ جہاں سلسلہ کے علماء موجود ہوں گے جو سوالات کے جواب دیں گے۔ خواہشمند احباب وہاں تشریف لائیں۔

ـــ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ـــ ربوہ